اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتابِ صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۳) مطبوعہ ۱۰ جون ۱۸۹۶ء بروز جمعہ جلد (۲۶)

ایڈیٹوریل نوٹس

شاذ ہی کوئی ایسا متنفس اس قدیم آریہ ورت میں ہوگا جو نفاق اور پھوٹ کے بدہیئت نتایج کو دیکھ دیکھ کر دو آنسو نہ بہاتا ہو۔ ہر پیر و جوان سے یہی اندوہگین افسانہ سن لو کہ اے نفاق تو نے اس بدبخت ہند میں کیا ہی کچھ بربادی مچھا رکھی ہے۔ تیرے ہی بدشگون قدمِ نزول سے گھر گھر پھوٹ پڑ رہی ہے جب سے تو نے اپنے تسلط کا سکہ جمایا ہے تب سے قومیت عنقا کی مثال ہوئی ہے۔ تیری کشاکشی اور کاوشوں کے باعث حب الوطنی اور برادرانہ الفت نے عدم کا رستہ دیکھا ہے اور فراخ حوصلگی اور خندہ پیشانی ہمارے ہاتھوں سے کوسوں فرار ہوئی ہے کہیں تو اکل و شروب کا تقاضا مار آستین بنکر ہمکو اذیت پہنچاتا ہے اور کہیں چھوت چھات کا تنازعہ ہے کہیں تو حمایت دین کے پردہ میں انجمنیں مسلمانوں میں اور سبھائیں اور سماجیں ہندوؤں اور سکھوں میں قومی اتفاق کی جگہہ تفریق بندی کی آڑیں اور حدیں لگا رہی ہیں۔ یوں تو اتفاق کے راگ الاپے جاتے اور ترانے چھیڑے جاتے ہیں مگر حقیقت میں یہہ کل بکھیڑے ریت کے ترے ہیں۔ گویا یہہ جدا جدا و جداگانہ ڈوریں اتفاق پتنگبازی کی مثال ہے جس میں پیچوں کی کٹاکٹی کا محض حساب ہے۔ اے ہموطنو! کوئی ایسی تجویز نکالو کہ جس سے یہہ مختلف ڈوریں اتفاق کی باہم ملائی جاویں اور ہم میں ایک ایسا مستحکم رشتہ قائم ہو کہ ہم حقیقی قوم کے لقب سے ممتاز ہوں۔ ہماری ملکی تہذیب کے ساتھ اب ایک اعلیٰ تہذیب کا پالا پڑا ہے۔ ہماری ظاہری ٹیپ ٹاپ اور نمائش فرقائی اتفاق کے تعلق اس کے سامنے کچھ وقر نہیں رکھتی۔ یہہ تو سچ ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہوتا ہے اس لئے تقلیدی خیالات کا پیچھا کیا جاتا ہے مگر ذرہ عقل سے کام لو اور دیکھو کہ انگریزی تہذیب کی کشتی کس بنیاد پر قایم ہے۔ دنیا بھر میں یہہ نظر آرہا ہے کہ غیر مسیحی قومیں پارہ پارہ ہوتی جاتی ہیں اور مسیحی قومیں ہر جگہہ فوقیت اور ترقی کا قدم آگے رکھ رہی ہیں۔ دیکھ لو آریہ قوم کی پانچ شاخیں جو یورپ میں بستی ہیں اور مسیحیت کا شرف ان کو حاصل ہے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئیں ہیں مگر باقی دو شاخیں فارس اور ہند کی چیٹرا نگی موروثی ذہنی طاقتیں یکساں ہیں مگر ترقی کے میدان میں اب بے دست و پا ہیں بلکہ ترقی کی ڈور میں بارہ سو برس پیچھے رہ گئیں ہیں۔ اہل ہنود مسیحیت کے برخلاف سر نہ اٹھا سکے تو بھلا اہل اسلام اپنی ڈیڑہ اینٹ کی مسجد کی آڑ میں ہو کر کیا تاب لا سکتے ہیں۔ ضیاء شمس پر دھڑ سے بھلا کیا ہستی قمر کی ہے۔ ملک کے مذہبی تفرقوں نے حالت نار کر رکھی ہے۔ آج تہذیب اور ادبار کا مقابلہ آن پڑا ہے۔ پرانے فیشن اور تقلیدی خیالات کے لوگ اب موجودہ روشنی کے سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے۔ ہاں سوشیل ترقی تو نظر آنے لگ گئی ہے مگر اس ترقی میں ہندوستان مسیحیت کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔ مغربی تعلیم نے قدیم خیالات و معتقدات کو طاقِ نسیاں پر رکھ چھوڑا ہے۔ نئے نئے مذہبی خیالات کا ایک تودہ طوفان کھڑا ہو گیا ہے مگر دیکھا جاتا ہے کہ عارضی اور منتشر مذہبی خیالات کے بجائے ہمارا ملک ایک ایسا مذہب چاہتا ہے جو مستقل اور مستحکم ہو۔ مسیحی مذہب کے سوائے کوئی دوسرا مذہب مستقل اور مستحکم نہیں ہے۔ صدیوں کی روک ٹوک کے بعد بھی اس مذہب کو کوئی جنبش نہیں ہوئی ہے۔ خدا جلد اپنے نام کی خاطر ہندوستان سے ظلمت کے نام تک کو مٹا ڈالے۔ آمین

نور افشاں

پادری ای۔ ایچ۔ یوئنگ صاحب۔ ایم اے اڈیٹر
پادری ایچ گولکناتھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب } اسسٹینٹ
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے، پادری پی سی اُپل صاحب } اڈیٹرز

مبارک اُمید

باب اوّل

کلیسیا کی اُمید

انشاءاللہ تعالیٰ ہم خداوند کی آمد کے مضمون پر جو اُسکے متعلق حوادث کے متواتر رسالوں میں تحریر کریں گے۔ چونکہ یہہ بات ہر روز صاف اور روشن ہوتی جاتی ہے کہ ہم خطرناک زمانہ میں ہیں (۲ تمطاؤس ۳ باب آیت ۱) اسلئے خداوند کے لوگوں کو لازم و واجب ہے۔ کہ اُسکی آمد کی انتظاری میں زیادہ مصروف رہیں۔

اب پچاس سال سے زیادہ گذر چکے ہونگے کہ ایک مرتبہ دھوم مچی تھی کہ "دیکھو دلہا آتا ہے اُس کے استقبال کو نکلو" (متی ۲۵ ب ۶) اُسوقت سے پیشتر کلیسیا دنیا کی مختلف تاثیروں میں گرفتار ہوکر سخت نیند میں پڑی رہی کہ خداوند کی اپنے مقدسوں کے لئے آمد کا مسئلہ فراموش ہو گیا تھا۔ اور کوئی اس پر فکر نہیں کرتا تھا بلکہ اکثر اس سے منکر تھے۔ لیکن جب خدا کی روح کی تاثیر سے اُسکی آمد کی دھوم مچی تو ہزاروں نے نیند سے چونک کر اپنے چراغوں کو درست کیا۔ اور دلہا کے استقبال کو نکلے۔ کچھ مدت تک وے روز مرہ اُسکی آمد کی انتظاری میں مصروف چلے گئے۔ اور یہ اُمید اُن کے دلوں اور چال و چلن پر نہایت مؤثر اور اُنکو ہر خیال و عادت و فعل سے جو خداوند کو جسکی انتظاری وے کرتے تھے ناپسند تھا الگ رکھتی تھی اور اس مسئلہ سے اُنکی کمر کسی گئی۔ اور اُن کی روشنی چمکتی رہتی تھی۔ وے اُن خادموں کی مانند تھے جو اپنے خداوند کی راہ تکتے ہیں (لوقا ۱۲: ۳۵، ۳۶) لیکن وہ وقت گذر گیا اور حالانکہ بہتوں نے خداوند کی دوسری آمد کے مسئلہ کو قبول کیا۔ اور اُس کے متعلق تعلیم دی ہے۔ اور یہہ سچائی بلاشبہہ بہت دیندار لوگوں کی اُمید اور تسکین کا باعث ٹھہری ہے تاہم شک کی جائے ہے کہ خدا کے بیشمار مقدس لوگ اس مسئلہ کی تازگی اور تاثیر سے محروم ہیں۔ کیونکہ یہہ بات صاف ظاہر ہے کہ علیحدگی کا درجہ کم ہوتا اور دنیا کی دوستی بڑھتی جاتی ہے۔ کہ دیندار لوگ اُن کاموں اور خیالوں میں مصروف ہوتے ہیں جنکو اُنہوں نے ترک کیا تھا۔ اور کہ بہت خطرہ ہے کہ اکثر ہم میں سے اِس مبارک اُمید کی موجودگی کی حالت میں بھی غفلت کی نیند میں مستغرق ہو جاویں ؛

عام رائے ہمارے ساتھ متفق ہے کہ کلیسیا غفلت میں پڑ جانے کے خطرہ میں ہے۔ اس لئے نہایت مناسب وقت ہے کہ اِس مضمون کی سچائی ایمانداروں کے دلوں اور عقلوں پر نقش کیجاوے۔ کیونکہ خداوند کا آنا نزدیک ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ بڑے شوق اور سرگرمی سے اُسکی آمد کی انتظاری میں نگہبان کیطرح اپنی اپنی جگہوں پر مستعد پائے جاویں۔ بلاشک اب نیند سے بیدار ہونے کا وقت ہے۔ یہہ جانکر کہ ہماری نجات اُس وقت سے کہ ہم ایمان لائے۔ نزدیک تر ہے۔ "کیونکہ تھوڑی دیر اور ہے۔ آنیوالا ضرور آوے گا۔ اور تاخیر نہ کریگا" (عبرانیوں ۱۰: ۳۷) اُس نے خود فرمایا "مبارک ہیں وے خادم جنکو خداوند آکر جاگتے پاوے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ خود اپنی کمر باندھیگا۔ اور اُنکو کھانے بٹھلاویگا اور آکر اُن کی خدمت کریگا (لوقا ۱۲: ۳۷) ؛

اب ہم بموجب اپنے ارادہ کے ہم نوشتوں سے ثابت کریں گے۔ کہ خداوند یسوع کا آنا کلیسیا کی ایک صریح اور علیحدہ اُمید ہے۔ یہہ مسئلہ عہد جدید کی تمام کتابوں سے ثابت ہو سکتا ہے ہم اس قدر مقامات اقتباس کریں گے۔ کہ اس مضمون پر کوئی شک نہ رہیگا ؛

اوّل ہمارے خداوند نے خود اپنے شاگردوں کو تیار کیا کہ اُسکی جُدائی کے بعد اُسکی دوبارہ آمد کی انتظاری کریں۔ "کون ہے وہ دیانتدار اور دانا خادم جس کو اُس کا خداوند اپنے گھر پر مختار کرے تاکہ اُنکو بروقت کھانے دے۔ مبارک ہے۔ وہ نوکر جسکو اُس کا خداوند آکر ایسا کرتے پاوے میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اُس کو اپنے تمام مال پر اختیار دیگا" (متی ۲۴: ۴۵ سے ۴۷ تک) تب خداوند اُس بد خادم کا حال بیان کرتا ہے۔ جس نے کہا "میرا خاوند آنے میں دیر کرتا ہے۔ وغیرہ" (۴۸ آیت) اور اُس سزا کا ذکر کرتا ہے۔ جو ایسے شخص کا حصہ ہوگی۔ آگے بڑھکر خداوند نے دو تمثیلیں ایک کنواریوں کی جسکی طرف ہم نے کچھ اشارہ کیا ہے اور دوسری توڑوں کی تمثیل سنائی۔ جن سے وہی نصیحت ظاہر و روشن ہے خصوصاً یہہ نتیجہ اِس بات سے بڑی تاثیر اور زور سے پیدا ہوتا ہے کہ جو کنواریاں سو گئیں اور جن نوکروں نے توڑے بیجا خرچ کئے اُن کا حساب اور اُن کی سزا اور جزا بھی ایسی ہی ہوئی ؛

انجیل مرقس میں بھی وہی نصیحت درج ہے "تم خبردار اور جاگتے اور دعا مانگتے رہو کہ تم نہیں جانتے کہ وقت کب ہوگا۔ کیونکہ ابن آدم اُس آدمی کی مانند ہے۔ جس نے دور ملک کا سفر کیا۔ اور گھر چھوڑتے وقت اپنے نوکروں کو اختیار دیکر ہر ایک کو اُسکا کام سپرد کیا۔ اور دربان کو حکم دیا کہ جاگتا رہے۔ اسلئے تم جاگتے رہو۔ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ گھر کا مالک کب آوے گا۔ شام کو یا آدھی رات کو یا مرغ کے بانگ دیتے وقت یا صبح کو۔ تا ایسا نہ ہو کہ اچانک آکے وہ تم کو سوتے پاوے۔ اور جو کچھ میں تم سے کہتا ہوں سب سے کہتا ہوں جاگتے رہو" ؛

لوقا کی انجیل میں اِس حقیقت کا ذکر بار بار آیا ہے۔ ہم نے پیشتر ایک مؤثر مقام تحریر کیا ہے (لوقا ۱۲: ۳۵ سے ۳۷)

اب ایک اور جملہ اقتباس کرتے ہیں مثلاً اسلئے اُس نے کہا کہ ایک امیر دور کے ملک کو چلا۔ تاکہ اپنے لئے بادشاہت لیکر پھر آوے۔ اُس نے اپنے نوکروں میں سے دس کو بلا کے دس مثا اُن کو دیں۔ اور اُن سے کہا کہ میرے پھر آنے تک بیوپار کرو۔" (لوقا ۱۹: ۱۲ و ۱۳) پھر جیسا متی کی انجیل میں ہم دیکھتے ہیں۔ کہ نوکروں کا خاوند آتا اور اُن سے توڑوں کے استعمال کا امتحان لیتا ہے (آیت ۱۵)

یوحنا کی انجیل سے ایک مقام پیش کرنا کافی ہوگا شاگرد اپنے خداوند کی جدائی کے خیال سے نہایت دلگیر ہو رہے تھے۔ دیکھو وہ کس طرح انکی غمگین روحوں کو تسلی بخشتا ہے "تمہارا دل نہ گھبراوے۔ تم خدا پر ایمان لاتے ہو۔ مجھ پر بھی ایمان لاؤ۔ میرے باپ کے گھر میں بہت مکان ہیں نہیں۔ تو میں تمہیں کہتا میں جاتا ہوں تاکہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ اور جس حال کہ میں جاتا اور تمہارے لئے جگہ تیار کرتا تو پھر آؤں گا۔ اور تمہیں اپنے ساتھ لونگا۔ تاکہ جہاں میں ہوں۔ تم بھی ہو" (یوحنا ۱۴: ۱ سے ۳) ✦

پس چاروں انجیلیں اس بات پر صاف وصریح گواہی دیتی ہیں۔ کہ خداوند اپنے لوگوں کے واسطے پھر ظاہر ہوگا اور چاروں سے بخوبی مشتہر ہوتا ہے کہ اُسکی غیر حاضری میں یہی حقیقت اُن کی اُمید کا باعث ہے۔ اب ہم اعمال اور خطوط رسولاں کیطرف توجہ کرتے ہیں ✦

سب سے پہلے اعمال میں ہم کیا پڑھتے ہیں؟ اپنے جی اٹھنے کے بعد خداوند اپنے شاگردوں پر ظاہر ہو کر۔ "چالیس دن تک اُن کو دکھائی دیتا اور خدا کی بادشاہت کی باتیں کہتا رہا" (اعمال ۱: ۳) جب اُس کے صعود کا وقت آیا وہ انکو بیت عنیا تک لیگیا۔ (لوقا ۲۴: ۵۰) اور جب انکو حکم دے چکا۔ اُن کے دیکھتے ہوئے اوپر اٹھایا گیا اور بدلی نے اُسے اُنکی نظروں سے چھپالیا۔ اور اُس کے جاتے ہوئے جب وے آسمان کیطرف تک رہے تھے۔ دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس کھڑے تھے۔ جو کہنے لگے اے جلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کیطرف دیکھتے ہو۔ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے اوپر آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ اُسی طرح جس طرح تم نے اُسے آسمان کو جاتے دیکھا۔ پھر آویگا۔ (اعمال ۱: ۹ سے ۱۱ تک) جب ہم حالات پر غور کرتے ہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ ان آیات کا مطلب صاف روشن اور شک کا مقام نہیں ہے۔ اور سب کی سمجھ میں آسکتا ہے۔ یعنے شاگردوں نے اپنے خداوند کو اوپر جاتے دیکھا۔ وہ اوپر اُٹھایا گیا۔ اور وے اُسکے غائب ہوتے جسم کو تاکتے رہے اور ایک بادل نے درمیان میں آکر اُسکو اُنکی نظروں سے چھپالیا۔ اور جب وے حیرت زدہ خاموشی کے ساتھ دیکھ رہے تھے۔ اُنھوں نے یہ پیغام پایا کہ وہی جسکو اُنھوں نے جس طرح اوپر آسمان میں جاتے دیکھا اُسی طرح یعنے اپنے بدن میں پھر آویگا۔ جب کہ کلام میں ایسی صاف وصریح آیات موجود ہیں۔ تو نہایت تعجب کی بات ہے کہ کلیسیا اپنے خداوند کی آمد کی امید کو بالکل فراموش کر بیٹھے ✦

رسولوں کے خطوط کی شہادت کچھ کم واضح اور قاطع نہیں ہے۔ "یہاں تک کہ تم کسی نعمت میں کم نہیں۔ بلکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ظاہر ہونے کی راہ تکتے ہو" (۱ قرنتیوں ۱: ۷) "کیونکہ ہم آسمان کے باشندوں کے ہم وطن ہیں۔ جہاں سے نجات بخشنے والے خداوند یسوع مسیح کی راہ تکتے ہیں (فلپیوں ۳: ۲۰) ✦

"اور تم کیونکر بتوں سے خدا کی طرف پھرے۔ تاکہ خدا کی جو زندہ اور سچا ہے بندگی کرو۔ اور اُس کے بیٹے کی جسے اُس نے مُردوں میں سے جلایا راہ تکو۔ کہ آسمان پر سے آویگا۔ یعنے یسوع کی جو ہم کو آنے والے عذاب سے چھڑاتا ہے" (۱ تسلینیقیوں ۱: ۹ و ۱۰ نیز دیکھو ۲ باب ۱۹ آیت و ۳ باب ۱۳ آیت و ۴ باب ۱۵ آیت سے ۱۸ تک) (اور پھر دیکھو ۲ تسلینیقیوں ۱: ۷ و ۲: ۱ و ۳: ۵) ✦

"اور اُس ہی مبارک اُمید اور بزرگ خدا اور اپنے بچانے والے یسوع مسیح کے ظہور جلیل کی راہ تکیں" (طیطس ۲: ۱۳) "ایسا ہی مسیح ایک بار بہتوں کے گناہوں کا بوجھ اُٹھانے کے لئے آپ کو گذرانکے دوسری بار بغیر گناہ کے ظاہر ہوگا تاکہ اُن کو جو اُسکی راہ دیکھتے ہیں نجات دیوے" (عبرانیوں ۹: ۲۸) نیز دیکھو یعقوب ۵ باب ۷ و ۸ آیات و ۱ پطرس ۱: ۱۳ آیات نیز ۲ پطرس ۳ باب اور ۱ یوحنا ۳: ۲ و مکاشفات ۳: ۱۱ اور مکاشفات ۲۲: ۷-۱۲-۲۰ آیات ✦

اگرچہ ہم نے مذکورہ بالا تھوڑے مقامات کلام سے اقتباس کئے ہیں۔ مگر واضح ہو کہ یہہ موزون مضمون بائبل میں اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ اور ذرا غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس کے مفصل بیان کا سبب یہہ ہے کہ یہہ مسئلہ دین عیسوی کے اصل اصول کے ساتھ پیوستہ اور منسوب ہے۔ اگر خداوند کے دوبارہ ظہور کی اُمید دور کیجاوے۔ تو مسیحی مذہب اپنی حقیقی خاصیت کو کھو دیتا ہے۔ یہہ کہنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ یہہ ایک ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ جس کو جو چاہے سو قبول کرے اور جو چاہے سو رد کرے۔ مگر یہہ حق کا حصہ اور جزو اعظم اور ایماندار کا پیشہ وجگہ اُسکا خداوند مسیح کے ساتھ اور اُسکی مستقبل سعادتمندی اس حقیقت سے منسوب ہے اسی سبب سے مُقدس پولوس تسلینیقیوں کو یاد دلاتا ہے کہ تم نے تبدیلی حاصل کی ہے۔ تاکہ تم خدا کے بیٹے کی آمد کی انتظاری کرو۔ اور اب بھی ہر ایک ایماندار اُس ہی غرض کیلئے نوزادگی حاصل کرتا ہے۔ اگر کوئی اس اُمید اور انتظاری سے خالی ہے۔ تو وہ نتیجتاً مسیح میں اپنی شراکت سے ناواقف ہے اس سے ہم نتیجہ نکالتے ہیں کہ ہر ایک ایماندار کا مسیح کی آمد کا منتظر رہنا خاص وصف ہے۔ بلکہ اس سے زیادہ ہم کہہ سکتے کہ ہر ایک جو مسیحی کہلاتا ہے۔ اُس میں یہہ نشان ہونا چاہئے خواہ وہ کامل طور سے اس مسئلہ سے واقف ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ کلام سے صاف آشکارا ہے کہ دس کنواریاں۔ پانچ جنھیں

ے نادان تھیں۔ اپنی مشعلیں لے کر دُلہا کے استقبال یں۔ اُن کا اقرار اُمیدُ لہا کے استقبال کو نکلنا رچہ پانچ نادانوں نے اپنے شمعدانوں میں تیل نہ لیا تھا ظاہر کرتا ہی کہ وے مسیح کے انتظار میں تھیں۔

ای ناظرین تیرے دل کی حالت کیسی ہی؟ کیا تو خداوند عیسیٰ کے ظہور جلیل کا منتظر ہی۔ کیا یہہ مُبارک اُمید تیری روح کو اِس تنہا سفر میں خوشی بخشتی ہی تیری آنکھیں ہمیشہ اُس روشن اور صبح کے ستارہ پر لگی ں ہیں؟۔ شاید برعکس اس کے تو بھی اِس دنیا کی چیزوں ں فریفتہ ہو کر اُن پانچ نادان کنواریوں کی طرح غافل ہوتا جاتا ہی۔ اور غفلت کی نیند میں سو رہا ہی۔ اگر تیری حالت ایسی ہو تو ان باتوں کو پڑھکر بیدار ہو کہ وہ خود فرماتا ہے۔ ”دیکھ میں جلد آتا ہوں“۔ ”دُلہا کے دیکھنے کو نکلو“۔ غفلت کی نیند سے جاگ۔ پیشتر اس کے کہ وقت جاتا رہے اور وہ اچانک آکر تجھ کو سوتا پاوے۔ شاید تو اُس کی آمد کی حقیقت کا قائل ہی۔ مگر اے ناظرین سوال یہہ ہی۔ کہ آیا تو خود مسیح کی انتظاری کرتا ہی۔ یا نہیں۔ کیونکہ اس مسئلہ سے واقف ہونا۔ ایک بات ہی۔ لیکن خداوند کے ظہور کی انتظاری میں ہر روز بلکہ ہر گھنٹہ زندگی بسر کرنا بالکل علیحدہ بات ہی اگر تو اُسکی انتظاری کرتا ہی تو ضرور وہ پیارا تیری اُلفتوں اور خواہش کا مرکز ہوگا۔ ضرور تو اُن چیزوں سے جو اُسکو ناپسند اور ناموافق ہیں دور رہتا ہوگا۔ ضرور تو دنیا کی چیزوں سے بے پرواہ رہتا ہوگا بیشک تو دل و جان سے اُسکی جلد آمد کے استفسار کے جواب میں آمین کہتا ہوگا۔

”آمین۔ ہاں خداوند عیسیٰ آ۔“ مکاشفات

مُرسلات

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے میموریل پر نوٹ[1]

ناظرین آپ کو اخباروں و اشتہاروں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہوگا کہ کتاب اُمہات مومنین کے شائع ہوتے ہی محمدی لوگوں نے۔ اخباروں۔ رسالوں۔ اشتہاروں وغیرہ وغیرہ ذریعہ سے کیسے راگ راگنی شروع کر دی ہیں۔ اور جو کچھ اُن سے ہو سکتا ہی اپنی تلوار کے اشتعال والی قلم سے کرتے ہیں۔ یہانتک کہ بہت سے بہتان و بیہودہ کلمات جو کبھی بھی کسی شریف بنی نوع انسان کو زیبا نہیں۔ مرزا جی اور محمدی گروہ کے لوگ دیسی پادریوں و مسیحیوں و ابن المسیح کے برخلاف لکھتے اور دشنام دیتے ہیں اور جوش نے انکو اتنا مجبور کیا ہی۔ کہ آپے سے باہر ہو گئے۔ اور خونی آنکھوں کی سرخی اور لال ڈاڑھیوں کی رنگت نے لاہور کی انجمن حمایت اسلام کو اسبارے میں حضور گورنمنٹ میں میموریل روانہ کرنے کو برانگیختہ کروایا۔ تاکہ گورنمنٹ اسی تحریر کی نسبت جسطرح مناسب سمجھے کارروائی کرے اور جس طرح چاہے کوئی تدبیر عمل میں لاوے۔ کتاب کے جواب سے عاجز آکر محمدی انجمن نے محمد صاحب کی پردہ پوشی کرنے کے لیے یہہ چارہ جوئی کا بندوبست حضور گورنمنٹ عالیہ سے کیا۔ شاباش۔ اب مرزا نے اِس پر یہہ کہا ہی کہ میں اور میرے چیلے چانٹے انکے مخالف ہیں جو انجمن حمایت اسلام لاہور نے میموریل میں گورنمنٹ کے روبرو پیش کیا ہی۔ اور انکو بہت بُرا بھلا کہکر خوب کوسا ہی مرزا صاحب غلام احمد نے جنہے دین عیسوی کو عرصہ بیس سال سے بُرا بھلا کہہ کر دشنام دہی کے لوازمہ کو اختیار کیا ہوا ہی۔ اسطرح کہ محمد عربی کو معصوم ثابت کرنیکی کوشش شروع کی ہوئی ہی۔ حالانکہ خود انکے قرآن میں آنحضرت کیلئے سیپارہ ۲۶ سورہ فتح مدنی آیت ۱ و ۲ و سیپارہ ۲۴ سورہ مومن آیت ۵۵ میں دیکھیں سے ثابت ہی کہ اگر گنہگار نہ ہوتا تو معافی مانگنے کی کیا ضرورت تھی لکھا ہی۔ اس نے ۲۴ مئی سنہ ۱۸۹۶ء کو ایک میموریل چار صفحہ کا بحضور نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بالقابہ کی خدمت میں روانہ کیا ہی اور بہت سا رونا رویا ہی۔ چنانچہ پہلے مولوی محمد حسین بٹالوی اور ڈاکٹر شائق صاحب کو یاد فرماتے۔ پھر

قولہ۔ اِس کتاب میں ہمارے نبی و وغیرہ الفاظ عربی۔ کی نسبت سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جن کو کوئی مُسلمان سُنکر رنج سے رُک نہیں سکتا۔

اقول۔ واضح ہو کہ اِس تحریر میں ایک دھوکا آمیز بات یہہ ہی کہ مرزا جی اپنے زعم میں یہہ سمجھے بیٹھے ہونگے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی طرف سے اِس کتاب میں ملاوٹی ملائی ہیں۔ نہیں صاحب یہہ بات رنج کی اُنہوں نے نہیں دی بلکہ جو کچھ رنج دیا یا پہنچایا آپ کے بڑے بزرگ محمدیوں نے جنکی کتابوں کے حوالے آپ نے برابر کتاب میں دیکھے ہونگے۔ صاحب حقیقت تو کچھ اور ہی۔ اور وہ یہہ ہی کہ آپ کی یہہ تحریر آپ کو محمد عربی کی بیشک مداح ثابت کرتی ہی۔ نہ کہ بے تعصب محقق۔

[1] نوٹ۔ میموریل پر چند نوٹ کرنے کی بنا یہہ ہی تاکہ عام پبلک کو بھی معلوم ہو جاوے۔ کہ مرزا اُنپر کیسے بہتان لگاتا اور گورنمنٹ کو ہماری طرف سے اپنی جھوٹی کارروائیوں سے بدظن کرانا چاہتا ہی سوا ہی تعلیم فنڈ و دانشاں کے مید نہیں دو چار ہوں۔ (بی۔ اے۔ ایس)

قولہ - اگرچہ یہہ سچ ہی کہ کتاب امہات مومنین کے مؤلف نے نہایت دِل دکھانے والے الفاظ سے کام لیا ہی۔ اور زیادہ تر افسوس یہہ ہی کہ باوجود ایسی سختی اور بدگوئی کے اپنے اعتراضات میں اسلام کی معتبر کتابوں کا حوالہ بھی نہیں دے سکا +

اقول اس میں بھی تو رنگا رنگی کی کیفیت بھری ہی۔ جو فضلات آپ کی تصنیفات میں بھرے ہیں۔ اُنکی نسبت لکھنا کچھ ابھی فضول ہی۔ مگر موقعہ پر جتلا دیں گے۔ اے ناظرین دیکھئے یہہ کیسا صریح جھوٹ ہی۔ دروغ گوئم بر روئے تو۔ ہے۔ کیا مرزا جی خدا کو حاضر ناظر جان کر یہہ تحریر کرتے ہو کہ مؤلف کتاب نے دِل دکھانیوالے الفاظ لکھے ہیں۔ آپ کوئی سند پیش کرتے کہ فلاں صفحے فلاں سطر یا فلاں کتاب کا حوالہ دینے میں ڈاکٹر تم نے غلطی کی کہ یونہی محمدی گھوڑا جڑ دیا۔ بوڑھے میاںجی اُنہوں نے بھی نس نس کا امتحان کیا اور تجربہ کے بعد یہہ لکھا ہی۔ نہ کہ یونہی پبلک کے ہاتھوں میں کتاب جاکر ڈنکے کی چوٹ جواب مانگتی۔ اور اعلان دیتی ہی کہ آپ کے یہہ بہتان لگانے آپکے حضرت کو چھڑا نہیں سکتے +

قولہ - ایک خطا کار کو نرمی اور آہستگی سے سمجھا دیں +

اقول - جناب مؤلف امہات مومنین نے کیا کوئی خون کیا یا گورنمنٹ کا باغی ہوکر قانون توڑا۔ یا سلطنت کے لئے کوئی جماعت تیار کر بیٹھا ہی۔ جو آپ خطا کار کہتے ہو۔ ذرا ہوش کیجئے۔ موجودہ دنیا کے فلاسفر اور بڑے بڑے سکالر اندازہ لگا کر مؤلف کو بے گناہ ثابت کرینگے نہ کہ آپ کی طرح خطا کار۔ یاد رکھیں کہ محمد عربی کو دنیا کی تاریخ کا کوئی صفحہ بھی اُن عظیم دھبوں سے بری نہیں کرسکتا اور محمدیوں وآپ کا اس دھبہ کے مٹانے میں کوشش کرنا گویا وہی مثل ہی کہ خاک اُڑاکر آفتاب کے چھپانے کی کوشش کرنا ہی سو آپکو چاہیے کہ ڈاکٹر صاحب کا شکریہ ادا کرو کہ ہم کو اور آپ کو آنکی (محمد) پوری تسلی بخش ہسٹری آف لائف مل گئی جو کہ چودہ سو صدی سے ناتمام پڑی تھی اب مکمل تیار ہو کر ہمارے سامنے ہی جس سے اُن کے چال چلن کی نسبت غور کرسکتے ہیں نہ کہ آپ کی طرح اُلٹا چور کوتوال کو ڈانڈے۔ واہ صاحب یہہ بھی دور کی آپ کو سوجھی۔ میرزا جی سچ کو ظاہر کرنے سے کسی کو نہ روکو۔ خود را فضیحت دیگراں را نصیحت ـ

قولہ - ہماری التماس ہی کہ جو انجمن حمایت اسلام لاہور نے میموریل گورنمنٹ میں اسبارے میں روانہ کیا ہی وہ ہمارے مشورہ اور اجازت سے نہیں لکھا گیا بلکہ چند شتاب کاروں نے جلدی سے جرأت کی ہی جو درحقیقت قابل اعتراض ہی۔ ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ ہم جواب نہ دیں اور گورنمنٹ ہمارے لئے عیسائی صاحبوں سے کوئی بازپرس کرے یا اُن کتابوں کو تلف کرے بلکہ جب ہماری طرف سے آہستگی اور نرمی کے ساتھ اس کتاب کا ردّ شائع ہوگا تو خود وہ کتاب اپنی قبولیت اور وقعت سے گر جائیگی۔ اور اسی طرح پر وہ خود تلف ہوجائے گی۔ اس لئے ہم باادب ملتمس ہیں کہ اُس میموریل کی طرف جو انجمن مذکور کی طرف سے بھیجا گیا ہی گورنمنٹ عالیہ کچھ توجہ نہ فرماوے۔

اقولہ - میرزا جی آپ کوئی انجمن کے سرگروہ نہیں ہو جو آپ سے صلاح لیتے بلکہ ہم نے سُنا کہ خود پہلے اُن کو آپ نے اُبھارا اور بعد میں یہہ دو جاگیاں۔ آپ کو وہی انجمن (کافر۔ بدعتی۔ دایرہ اسلام سے خارج) قرار دیچکی ہی یا کہ نہیں پھر آپ فرماتے ہیں کہ انجمن نے ہم سے مشورہ اور اجازت نہیں لیا اور اُن کو شتاب کار کا خطاب دیا۔ آپ کو کون کہتا ہی کہ آپ جواب نہ دیں بلکہ ہم خوش ہونگے کہ آپ کے نئے فلاسفی کی لن ترانیاں سُنیں کہ آپ کیا کچھ پڑینگے مگر ذرا آپ نے پُرانی محمدیت کے (زبان درازی) اصول کو نظرانداز کرلینا ورنہ ایسا نہ ہو کہ کہیں چوک جاؤ اور لینے کے دینے پڑیں۔ گورنمنٹ خوب جانتی ہی کہ مسیحیوں نے کتنا صبر کیا اور محمد عربی اور آپ کے لئے کیا کیا ہی پھر بازپرس چہ معنے دارد باقی رہا کتابوں کو تلف کرانا او وقعت وقبولیت سے گرانا۔ یا رو کوئی اندھیر ہی کوئی محمدی بادشاہت ہی کہ مصر وسکندریہ کا کتب خانہ لوٹو گے اور انجیل کو غارت کرواؤ گے یا قرآنی فتویٰ ملی ہی کہ قافیوں کے سامنے حقیقت کو لاؤ گے۔ محمد صاحب بار بار اقرار اپنی گنہگاری کا کرتے ہیں تو آپ خود شرمسار ہوتے ہیں جو اُن کی شرمساری کو اُتارنے کے واسطے محنت وغمخواری کر رہے ہیں جناب یہہ محض رایگان ہی کیونکہ جو قرآن عربی میں نہیں اُس کو آپ کس طرح اُس سے نکال سکتے ہیں بیناسب ہی کہ حجتیں پیش نہ کریں اگر آپ ایسے شیوہ کو اختیار رکھیں گے تو ہم (مسیحی) ہر طرح ہمیشہ مستعد وتیار ہیں کہ جہالت کی دھجیاں اُڑائیں اور کاذب سپاہی کو اُڑاکر سفیہ کر دکھلائیں اور آپ کو قایل کرائیں گے بقول سے سپاہی زمورفت وازرو نہ رفت

قولہ - آپ سورہ آل عمران کی عربی آیت پیش کرتے جس کا ترجمہ یوں لکھا ہی۔ کہ خدا تمہارے مالوں اور جانوں پر بلا بھیجکر تمہاری آزمایش کریگا اور تم اہل کتاب اور مشرکوں سے بہت سی دکھ دینے والی باتیں سنوگے سو اگر تم صبر کروگے اور اپنے تئیں ہر ایک ناکردنی امر سے بچاؤگے تو خدا کے نزدیک اولوالعزم لوگوں میں ٹھیروگے یہہ مدنی سورۃ ہی۔

اقولہ - آپ اس کو اُس زمانہ سے تشبیہ دیتے ہیں کہ جب ایک مذہبی آزادی کا زمانہ ہوگا جیسا کہ یہہ زمانہ ہی اور کہتے ہیں یہہ پیش گوئی اسی زمانہ کے لئے تھی اور اسی میں پوری ہوئی۔ بھائی شکر ہی کہ میرزا نے محمدیوں کو اپنی محمدی فلاسفانہ تھیوریوں (Theories) کی ترنج میں قدرے صبر سکھانا چاہا ہی میرزا جی جو محمد نے

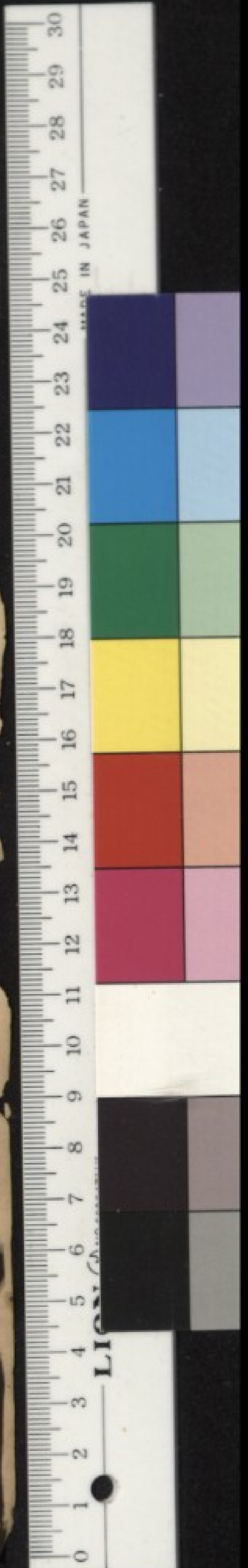
زندگی میں۔ اور بعد میں اُن کے پیروں نے۔ حال میں آپ نے جو غیروں سے کیا۔ تاریخ زار زار خون کے آنسو بہاتی ہے۔ تلواری محمدی کیا صبر کریں گے۔ ذرا ویدک دھرم والوں سے دریافت تو کرو کیا گُن گاتے ہیں کہ محمدی صاحبان نے کیا کیا ہندوازم سے سلوک اور نیکیاں کیں حال میں آرمینا کے عیسائیوں سے پوچھو۔

قولہٗ۔ اس صدی سے پہلے عیسائی مذہب کا یہہ طریق نہ تھا کہ اسلام پر گندے اور ناپاک حملے کرے بلکہ اکثر اُن کی تحریریں اور تلقینیں اپنے مذہب تک ہی محدود تھیں۔ قریباً تیرھویں صدی ہجری سے اسلام کی نسبت بدگوئی کا دروازہ کھلا جس کے اول بانی ہمارے ملک میں پادری فنڈل صاحب تھے۔

اقول۔ دوربین وبڑے بڑے دوال عالی دماغ اصحاب نظرانصاف سے فیصلہ کرسکتے ہیں کہ آپ کی یہہ تحریر بھی کہاں تک سچ ہے کتنی وقعت وعزت کے لایق ہے۔ عیسائی مذہب کو کلیتہً گندگی اور ناپاکی سے نفرت ہے وہ اُس کو ہی دور کرتا اور پاکیزگی کو ترقی دیتا ہے۔ اُس کے **بانی** کا قول ہے کہ "مبارک وے جو پاک دل ہیں کیونکہ وے خدا کو دیکھیں گے" بھلا مسیحیوں کو زیبا ہے کہ ایسا وتیرہ اختیار کریں جناب بزرگ پولوس رسول اپنے وقت کا اور اب تک کا علامہ بھی الہامی الفاظ سے تاکید کرتا ہے کہ پاکیزگی کی پیروی کرو کیونکہ بغیر اس کے کوئی خداوند کو نہ دیکھے گا۔" سو ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے گندگی اور ناپاکی کو نکالا۔ آپ بھی اب اپنا اندرونہ صاف کرو۔ نہ آپ نے نہ علماء محمدیہ ہی نے بلکہ خود آنحضرت محمد عربی نے بھی یہودیوں کو راضی کرنے کی خاطر **ربنا المسیح** کی توہین وتکذیب کی۔ دیکھو سورہ نساء رکوع ۲۳ آیت ۱۶۹۔ یہہ من لگتی باتیں اُن کے سامنے کہہ کر اُن کو خوش کیا۔ یہہ حضرت کی زمانہ سازی اور فریب کی دلیل ہے بھلا جب خود آں حضرت نے بے عزتی وناپاک وسایل اختیار کئے تو کیوں میرزاجی چوکیں بقول سے گورو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان شڑپ۔ ہاں بھائی یہہ سچ ہے کہ عیسائی مذہب نے محمد والے اسلامی مذہب کا اصلی فوٹو (Photo) کھینچنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور لگاتار کوشش میں معروف بھی ہیں۔ آپ ذرا انگریزی کتب کو مطالعہ فرماویں پر نہ آپ تو اس سے محض بے نصیب اور سخت اندھیرے میں ہیں۔ ذرا گوجرانوالہ کی طرف جاکر بزرگ پادری ٹھاکرداس صاحب کو ملیں تو پھر آپ کے آگے کتابیں غیر محدود بھی رکھی جائیں گی تا جھوٹے مفتخر اور مفتری کو کچھ سزا تو ہو مذمت کی یہی سزا ہی سہی اگرچہ محمدی لوگ شرمندہ بھی ہوا کرتے۔ آپ بزرگ فنڈل صاحب کا اپنی تصانیف میں اکثر یاد فرماتے ہیں سو حقیقت میں صاحب موصوف نے محمد عربی کی پہلی فوٹو انگریزی طرز پر کھینچی گو بھی دیسی ڈاکٹر کا نرالا ڈھب ہے۔ جس پہ ہم بھی نازاں ہیں آپ اِس خیال کو چھوڑ دیجئے اور علماء محمدیہ اور اپنی تحریروں کا مقابلہ ثالث سے کرائیں تب سیائی جو فیصلہ ثالث کریں۔ منظور۔ جو زہر تمہارے فریق نے اُگلا وہ سب پر عیاں راچہ بیان کا مصداق ہے۔

قولہٗ۔ سو قرآنی پیشین گوئی کے موافق ضرور تھا کہ ایسا زمانہ بھی آتا کہ مقدس رسول کو جس کی اُمت سے ایک حصہ کثیر دنیا کا ہے۔ عیسائی قوم جیسے لوگوں کو جن کا تہذیب کا دعویٰ تھا گالیاں دیتے اور اُس بزرگ نبی کا نام نعوذ باللہ **زانی** اور **ڈاکو** اور چور رکھتے اور دنیا کے سب بدتروں سے بدتر ٹھہراتے۔ بیشک یہہ اُن لوگوں کے لئے بڑے رنج کی بات ہے جو اُس پاک رسول کی راہ میں فدا ہیں اور ایک دانشمند عیسائی بھی احساس کرسکتا ہے کہ جب مثلاً ایسی کتاب اُمہات المومنین میں ہمارے نبی (وغیرہ الفاظ) کو نعوذ باللہ **زناکار** کے نام سے پکارا گیا اور گندے سے گندے تحقیر کے الفاظ آن جناب کے حق میں استعمال کئے گئے اور پھر عمداً ہزار کاپی اِس کتاب کی محض دلوں کے دُکھانے کے لئے عام اور خاص مسلمانوں کو پہنچائی گئی اِس سے کس قدر دردناک زخم عام مسلمانوں کو پہنچے ہونگے اور کیا کچھ اُن کے دلوں کی حالت ہوئی ہوگی اگرچہ بدگوئی میں یہہ کچھ پہلی ہی تحریر نہیں ہے۔ بلکہ ایسی تحریروں کی پادری صاحبوں کی طرف سے کڑوڑہا تک نوبت پہنچ گئی ہے۔ مگر یہہ طریق دل دُکھانے کا ایک نیا طریق ہے کہ خواہ نخواہ غافل اور بے خبر لوگوں کے گھروں میں یہہ کتابیں پہنچائی گئیں اور اسی وجہ سے اِس کتاب پر بہت شور بھی اُٹھا ہے۔ باوجود اِس بات کے کہ پادری عمادالدین اور پادری ٹھاکرداس کی کتابیں اور نورافشاں کی پچیس سال کی مسلسل تحریریں سختی میں اِس سے کچھ کم نہیں۔

اقولہٗ۔ واضح ہو کہ درخت جس طرح اپنے پھلوں سے اسی طرح سچا اور مقدس رسول اپنے کاموں سے پہچانا جاتا ہے اور یہہ بھی قاعدۂ عام ہے کہ ہمیشہ اُمت اپنے ہادی کے نقش پا پر چلتی ہے۔ عیسائی قوم حقیقتاً تہذیب کا مخزن ہے۔ جو کہ خود تہذیب کا دعویٰ کرتی ہے ممکن نہیں کہ بدتہذیبی کو برتے۔ میرزاجی اپنی چارپائی کے نیچے سونٹا ہلاؤ۔ اور محمدیت کو دیکھو جس کا تکیہ کلام ہی گلی کوچوں عبادت خانوں میں گالی گلوچ اور بیہودہ بکواس ہے بخوف طوالت درج کرنے سے گریز ہے ورنہ بتلاتے کہ کیا کیا شگوفہ کھلاتے ہو **مسیحی** لوگوں نے صاف دکھلایا ہے۔ کہ اُس زمانہ میں محمد عربی نے کس ڈھب سے کارروائیاں کیں۔ اور اُن کی جسمانی۔ اخلاقی۔ روحانی۔ خاندانی حالتیں کیسی اور کیا تھیں اور اُنہوں نے کیا کیا اُودھم مچا رکھا تھا یہہ خطاب بھی کسی مرد میدان کے بچے کے ہی ہاتھ آتے ہیں ہر ایک کا حاصل کرنا ناممکن ہے ہاں آپ کو رنج تو ضرور



ہوگا کیونکہ آپ بھی تو محمد عربی جیسے رسول کی راہ میں فدا ہیں نہ صرف آپ کو اُن کا ہی رنج ہے بلکہ کل عالم کا بھی سے قاضی جی دُبلے کیوں ہو۔ میاں شہر کا اندیشہ ہے۔ واہ صاحب آپ اپنی تو پہلے نبیڑیئے۔ پھر حضرت کے رونے رونا۔ اُن کو آپ قادیانی دایرے میں لاکر محمدی فلاسفہ سے بری ثابت کریں ورنہ اپنے منہہ میاں مٹھو بننا اچھا نہیں۔ جناب یہہ تو روشنی کا زمانہ ہے نہ کہ تاریک محمدی بادشاہت کا۔ میرزا صاحب شکر بجا لاؤ کہ ہزار کاپی مفت تقسیم ہوئی یہہ بھی عیسائیوں کا ہی فیاضہ حوصلہ ہے کہ لاکھوں روپیہ لاگت لگاکر غریب تا امیر کے لئے کتب تیار کراتے۔ فروخت کرتے۔ مفت دیتے تاکہ سچائی کا متلاشی حق اور ناحق میں امتیاز کرے اور ایمان کی کسوٹی سے سچ کو پرکھے۔ صرف کتابوں کی نقدی ہی جمع نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو فیض پہنچانا دین عیسوی کا خاصہ و اصول مقدم ہے صاحب آپ زبانی ہزاروں کی شرط باندھتے تو بھلا ڈاکٹر صاحب ہزار کاپی کا عملی ثبوت نہ دیتے تو کیا کرتے کیا مفت کی چیز لیکر بھی کسی کو بھی تلق یا رنج اور زخم ہوئے ہیں۔ اگر کسی کو نادانی و جوش سے ہوگیا ہو تو آپ اُسپر مرہم عیسٰی لگائیں جسے کو طاعون کے دفعیہ کے لئے بنوایا ہے۔ یہہ محمدی فلاسفروں کو ہی زیبا دیتا ہے کہ مبالغہ آمیز تحریریں و تصنیفیں لکھیں اور بدگوئی کے عادی رہیں سچا مذہبی مسیحی کبھی بھی یہہ عادت جایز نہیں رکھتا۔ ہم دعوےٰ سے کہتے ہیں کہ پادری عمادالدین و پادری ٹی۔ جی۔ ایل۔ ٹھاکرداس صاحبان کی تحریر ناپاک خیالوں سے بری اور گندگی و بدزبانی سے کنارہ کش ہیں مگر ہاں سچائی کو صاف ظاہر کریں گے نہ کہ آپ کی طرح طعن زنی اور دشنام دہی اور بیہودہ اور ناواجب و ناجایز حملے۔ جہاں ہم مسیحی لوگ ہمیشہ خداوند مسیح کی اعلےٰ اخلاقی تعلیم مدنظر رکھتے ہیں کہ انتقام کبھی نہ لو۔ دشمنوں سے پیار کرو۔ خیال میں بھی گناہ نہ کرو۔ ظلم کرنے والے یا مارنے والے گالی دینے والے ہونے کی نسبت مظلوم ہونا قبول کرواور مدعا یہہ رکھو کہ ”جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے ویسے ہی تم بھی کامل بنو“ کیا یہہ مسیح کی اخلاقی تعلیم سب سے اعلےٰ ہے یا کہ کیسی۔ پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ اس اعلےٰ التعلیم سے مسیحی باہر قدم رکھیں۔ سو آپ کا یہہ طعن بھی آپ کو خیالوں ہی میں رکھ گیا کیونکہ اُن کے مقابلے میں جو جو آپ نے گندی و ناپاک تحریر کی اور جو سینہ زوریاں و چرب زبانیاں کیں گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ مسیحی لوگ کتنی سختی کے باوجود بھی صبر کرتے اور برداشت و حلیمی سے جواب دیتے ہیں نور افشاں کا پچیس سالہ سنہلا پرچہ صداقت کا نور چمکاتا ہوا نکلتا ہے اور روز روشن کی طرح اظہر من الشمس ہے کہ اُس نے اتنے عرصہ میں آپ کی بوڑی قوم کے لئے اور آں حضرت کے لئے وہ سچی قربانی کی خدمات کیں جو کبھی بھی کوئی جان نثار و فادار نوکر کریگا اور اُس کی روشنی سے آپ بھی جلگئے اور دینی مردمیدان بن کر یہہ معرکہ آزمائی کررہے ہو ورنہ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ آپ کا یہہ چیخ چہاڑا بے فایدہ و بے سود و رائیگاں ہے۔ آپ کا گورنمنٹ کو میموریل میں کہکر بتانا کیا ظاہر کرتا ہے۔ آپ کا مدعا ٹھیک حسل ہوگا۔ ہم بھی بحضور نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بالقابہٗ کی خدمت میں بار بار عرض کرتے ہیں کہ میرزا کی خاص طور پر اور دیگر محمدیہ علما کی بھی کتب (جن کا اگرچہ جواب مسیحیوں کی طرف سے دیا گیا ہو ابھی بھی) جو خداوند یسوع مسیح اور اُس کے پیروں کے دل دُکھانے اور اشتعال دلانے کے لئے لکھی جاچکی ہیں ملاحظہ فرماکر انصاف کریں کہ آیا محمد عربی کے پیرو بجا عرض کرتے یا یونہی۔ حسد۔ تعصب۔ خودغرضی سے انصاف۔ صداقت و نجات کے عالمگیر مذہب کے بانی مبانی پر اور اُس کے مسیحیوں پر واویلا کرتے ہیں۔ اور میرزا جی سے لوگ محمد عربی کی دوستی کا دم بھرنے کی خاطر وہ ادھورے اشتہار و کتب شایع کرکے بنی اسرائیل کی قوم کو عادل اور منصف و آزاد گورنمنٹ کے زمانہ میں بھی دُکھ دینے۔ اور ستانے۔ دل آزاری پہنچانے سے ذرا نہیں چوکتے بلکہ آئے دن اُن کی مخالفت اُن کا محمدی ایمان واصول ہوگیا ہے۔ اے بوڑھے میاں جی میرزا غلام احمد صاحب قادیانی خداوند کی اُور پھرو اور توبہ کرو ہم تو نہ آپ سے عداوت رکھنے نہ بدلا چاہتے بلکہ خداوند ذوالجلال سے پورے انصاف کے ساتھ عدالت چاہتے ہیں ؛

الراقــــــم

بی۔ اے۔ شرف۔ اسسٹنٹ بھیرہ۔ پنجاب

نسبت مراتب ذات پاک خداوند یسوع مسیح از قرآن

پوشیدہ نرہے کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی ذات پاک کا بیان قرآن میں قابل اظہار ہے۔ چنانچہ ہر ایک فرد بشر پر جو کہ مطالع قرآن کرتا ہے بدیہی ہے کہ محمد صاحب نے واقعی ہمارے خداوند یسوع مسیح کی آلہی ذات کا انکار کیا ہے۔ اور ہر ایک دقیقہ مسیحی تعلیم کے منہدم کرنے کے لئے استعمال کیا۔ مگر تاہم اُس انکار سے ذات عیسویہ پر کوئی اعتراض عاید نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اُس کی ذات پاک کی بزرگی و عظمت ایسی بیان کرتا ہے اور صاف صاف اظہار دے دیتا ہے کہ بنی آدم کے درمیان صرف ذات عیسویہ ہی اکمل و افضل ہے۔ اگرچہ صاحب قرآن نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی آلہی ذات کا انکار بھی برملا کردیا ہے۔ لیکن اُس کی رسالت و نبوۃ کو بسر و چشم قبول فرمایا اور منکر رسالت و نبوۃ کو راہ مستقیم سے گمراہ بتایا ہے۔ بہرحال یہہ تو درخشاں ہے کہ تمام فرقہ محمدی ہمارے پیارے خداوند یسوع مسیح کی رسالت و نبوۃ کو دل و جان سے منظور کرلیتے ہیں۔ اسلئے فایدہ نہیں کہ اس کی بابت کچھ بحث کیجائے

بلکہ محض ضایع اوقات ہی- ہم یہہ بھی نورافشاں کے ناظرین پر ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ محمدی بحیثیت متابعت قرآن ہمارے پیارے خداوند یسوع مسیح کی آلہی ذات کے انکاری ہیں- ورنہ اُن کے انکار کی کوئی وجہہ نہ تھی- پس ہم پر اول یہہ واجب ہوا کہ ہم قرآنی انکار کا باعث معلوم کریں کہ یہہ انکار کس درجہ کے انکار سے علاقہ رکھتا ہی کیونکہ انکار کی بھی ایک صورتیں ہوتی ہیں جن میں سے چند نمونے کے لئے پیش کیجاتی ہیں- مناسب ہی کہ ہر ایک صورت پر خوب غور وخوض فرما کر فیصلہ کیا جاوے تاکہ حق روشن ہو- اور ہماری اس تحریر کا مطلب صاف صاف سمجھ میں آجاوے +

۱- اوّل یہہ کہ منکر نے بعد تحقیقات امورات حقیقی و لازمی سے انکار کیا ہو- یعنے بوجوہات عدم اثبات دلایل یقینی الٰہی ذات کا انکار کیا ہووے- پس یہہ انکار کی اعلیٰ درجہ کی صورت ہی +

۲- دویم منکر کے ذہن کی رسائی ذاتی مرتبہ میں نہ پہنچی ہووے- یہہ انکار کی اوسط درجہ کی صورت ہی +

۳- سیوم قصداً انکار کرنا- اور اس کی بھی دو صورتیں ہیں- اول عادتاً- دویم عداوتاً وغیرہ -

ہم اے ناظرین اب بڑے زور سے دعویٰ کرتے کہ محمد صاحب نے ہمارے پیارے خداوند یسوع مسیح کی الوہیت کی طرف بالکل اپنی توجہہ مبذول ہی نہیں فرمائی- اور صریح واضح بھی ہوتا ہی- کہ آپ کا ارادہ بھی نہ تھا کہ توجہہ کریں- چنانچہ ہماری دلیل اس کے بارہ میں یہہ ہی جو کہ سورہ نساء میں موجود ہی اور وہ یہہ ہی- "انما المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ القٰہا الیٰ مریم و روح منہ فامنوا باللہ ورسلہ ولا تقولوا ثلٰثۃ انتھوا خیراً لکم انما اللہ الٰہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد" ترجمہ مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کا رسول ہی اور اُس کا کلمہ جسے اُس نے مریم کی طرف ڈالا تھا اور روح ہی اُس میں سے اللہ پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تین نہ کہو باز آؤ تمہارا بھلا ہوگا الٰہ ایک ہی اور اشتباہات سے پاک ہی کہ اُس کے کوئی بیٹا ہو- ایہا الناظرین اظہار مذکورہ بالا سے عیان ہوتا ہی کہ محمد صاحب مسیح کو رسول اللہ وکلمتہ اللہ و روح منہ قبول ومنظور کرکے یہہ کہتا ہی کہ خدا واحد ہی تین مت کہو وہ اولاد سے مبرہ ومنزہ ہی وغیرہ زیادہ توضیح کی حاجت نہیں خود ہی ظاہر ہی کہ محمد یہ ادراک میں ذات پاک نہ آسکی اور طرفہ ماجرا یہہ کہ اُس کی باطنی ذات سے بھی انکار نہ کیا جیسا کہ آیت مندرجہ سے واضح ہو رہا ہی کہ خدا تین نہیں ہیں اور کہ وہ صاحب اولاد ہرگز نہیں ہی- کاشکہ وے کسی عالم مسیحی سے ذرا دریافت فرما لیتے اگر ظاہر طور پر دریافت فرمانے میں کسی طرح کی عار تھی تو انجیل جلیل ہی کا بغور ملاحظہ فرما لیتے تا ایسی فاش غلطی میں نہ پھنستے- کیونکہ انجیل جلیل میں صاف لکھا ہی کہ خدا واحد ہی اور ہم یہہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر عیسائی یہہ کہے کہ خدا تین ہیں تو واقعی وہ انجیل جلیل کی مخالفت کرتا ہی پس بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ اگر محمد صاحب عیسائیوں کے عقیدہ سے واقف ہوتے تو ایسا سفید کذب دعویٰ کرکے عیسائیوں کو ملزم نہ ٹھہراتے اور نہ آپ آج زیر بار ہوتے پس قرآنی بھائیوں کی آگاہی کے لئے چند اں مسیحی عقیدہ کی بھی تفسیر کردینی خالی از مفاد نہ ہوگا- واضح ہو کہ عیسائی لوگ خدائے اقدس کو صاحب اولاد مجازی معنوں سے ہرگز نہیں مانتے ہیں- جیسا کہ قرآنی بھائیوں کے محمد صاحب نے سمجھا- اور وہ زمانہ حال قرآنی وہی پورانا راگ الاپتے ہیں کاشکہ فکر کو ذرا اجگہہ دل میں دیتے- بلکہ عیسائی لوگ حقیقی معنوں پر عمل کرتے ہیں بلحاظ ایں کہ وہ خدائے قدوس کی روح سے نکلا یعنی روح خدا جناب حضرت مریم مبارکہ کنواری کے شکم میں القا ہوئی- اور نور جہاں دنیا میں مجسم ہو گیا اور باہدایت حضرت جبرائیل ملک کے اُس نے اُس کا نام عمانوئیل رکھا جس کے معنی یہہ ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ ہی چنانچہ اسی سلسلہ سے ہمارے قرآنی بھائی اُس کو روح خدا کہتے ہیں اور عیسائی بصدق دل اُس کو ابن خدا کہکر پکارتے ہیں- پس آفتاب کی مانند ظاہر ہی کہ جانبین کا مدعا ومطلب تو ایک ہی ہی صرف الفاظی نزع وجھگڑا برپا ہی- جو کہ محض فضول اور ضایع اوقات ہی- کیونکہ قرآنی بھائی ذرا اس مقدمہ میں خوض نہیں فرماتے بغیر تامل وسوچ کے پکار اُٹھتے ہیں کہ مسیح ابن اللہ نہیں ہی ع برین عقل ودانش بباید گریست- عیسائی برملا قبول کرتے ہیں کہ وہ اللہ پاک حی القیوم کی روح پاک سے متولد ہوئے اور اسی سبب سے اُن میں دو ذات متحد ہو گئیں- اوّل انسانیت جو کہ بری از گناہ حضرت مریم مبارکہ سے رکھتی تھی- بدیں وجہہ اگر اُس کو ابن مریم بھی کہا جاوے تو عین موافقت ہی- دویم اُس کی روحانی ذات یعنی الوہیت جو کہ اُس کی ماہیت باطنی کو ظاہر کرتی ہی اور جس کا تعلق خاص خدا کے ساتھ ہی- پس اس صورت میں وہ ابن خدا ہی افسوس بلکہ صد افسوس کہ محمد صاحب نے اپنی مطلب براری کے لئے ان ہر دو ذات کو ایک ہی جملہ ابن مریم میں بیان کردیا ہی ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا +

اور یہہ ظاہر ہی کہ محمد صاحب نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کو کلمتہ اللہ اور روح اللہ ظاہر کیا ہی کہ جس کی نسبت حضرت مریم مبارکہ سے نہیں ہی- بلکہ یہہ تعلق اُس کا ذات خدا سے ہی اور اسی رشتہ باطنی کی وجہہ سے عیسائی اُسے ابن اللہ کہتے ہیں اور قرآنی بھائی اس سے خوف زدہ ہو کر روح اللہ پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں- واہ انصاف اسی کا نام ہی؟

ذرا آنکھیں کھول کر تو دیکھو نسبت دیم کیسے سنّدو ہی تعلق روحانی کو بذات فرمایا ہی مگر محمد صاحب نے محض دشمنی کی وجہہ سے عیسائیوں کو تین خداؤں کی تقلید سے متہم کر ڈالا- اور حقیقت کی طرف سے چشم پوشی فرمائی- بلکہ لفظا روح القدس کو تین خداؤں کے ماننے پر حمل کیا اور اب تلک اسی قدم پر چلکر قرآنی بھائی بھی مرغ کی ایک ہی ٹانگ کہے جاتے ہیں-



دینی خبریں

چرچ مشنری سوسائٹی کے سالانہ جلسے میں کہ جو لندن میں منعقد ہوا اسر جان سکانوے میر مجلس نے ہندوستان میں کلیسیا کی آزادگی کے بارے میں جو کام کہ چرچ مشن اور دیگر مشنوں نے کیا ہی بڑے غور طلب الفاظ کہے جو یہہ ہیں " فرض کرو کہ ہم مجبور ہوں کہ ہندوستان سے اپنے آدمیوں کو واپس بلالیں اور اپنی مدد کو بند کر دیں۔ فرض کرو کہ خدا کے انتظام سے ہندوستان میں انگریزی سلطنت نہ رہے تو ہندوستان کی کلیسیا کا جس میں ہم نے اسقدر محنت کی ہی کیا حال ہوگا۔ ہم نے کہاں تک مشنوں کی یہہ غرض کہ دیسی کلیسیائیں خود مختار ہو جائیں پوری کی ہی کیا ہم مشنوں کے بڑے مقصد کو کہ دیسی کلیسیا اپنا آپ انتظام کرنے اور آپ ہی کلیسیائی حکومت کا بندوبست کرنے اور کہ بشارت کا کام کرنے کے لائق ہوں حاصل کر رہے ہیں "۔

کاش کہ سب ولائیتی مشن جو ہندوستان میں قائم ہیں غور کریں کہ وہ کہاں تک اِس مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ اگر موجودہ کام کے طریقے سے اِس آدھی صدی سے زیادہ عرصے میں بھی یہہ مقصد پورا نہیں ہوا تو مشنری صاحبان کو غور کرنا چاہئے کہ نقص کہاں ہی؟ اور اُس نقص کو معلوم کرکے دور کرنیکی کوشش کرنا چاہئے ؛

---

۹ مئی کو جنرل بوتھ کے اضلاع متحدہ اور کینڈا سے واپس آنے پر کرسٹل پیلیس میں مکتی فوج کا ایک بھاری جلسہ منعقد ہوا۔ جنرل بوتھ نے بڑی خوشی سے فرمایا کہ اب مکتی فوج کا کام ۴۷ ملکوں اور آبادیوں میں ہو رہا ہی اور اُس کے متعلق ۵۰،۷ افسر گریٹ برٹن اور ۹۰۴۷ دوسرے ملکوں میں ہیں ؛

پنڈتہ رامان بائی نے کہ جو آج کل امریکہ میں ہیں ہندوستان کی نسبت اپنا تجربہ اس طرح بیان کیا۔

" میں نے جانا کہ ہمارے ملک میں تقریر کرنے والے بہت ہیں مگر کام کرنے والے بہت تھوڑے۔ جب مجھے معلوم ہوا کہ میں نابالغ بیواؤں کے لئے کچھ کروں۔ میں نے بہت سی نصیحت کی باتیں تو سُنیں مگر ایک کوڑی سے بھی میری مدد نہ کی گئی "۔

ہماری رائے میں پنڈتہ رامان بائی کے یہہ الفاظ ہندوستانیوں کی نسبت بالکل سچ ہیں اور یہی حال ہندوستانی مسیحیوں کا بھی ہی کہ وہ آج کل بہت کچھ کہتے مگر عملی طور پر اُس کا دسواں حصہ بھی نہیں کرتے ہم اُس دن کے منتظر ہیں کہ جب ہمارے ہندوستانی مسیحی نوجوان اپنی تقریروں اور درسوں اور گفتگو سے نہیں بلکہ عملی طور پر سب کچھ مسیح کے لئے قربان کرکے ولایتی مشنریوں کو اُس خود انکاری کا نمونہ دینگے کہ جو اُن کی طرف سے وہ مانگتے ہیں۔

الاسکا کی پرسبٹری ۱۴ ستمبر ۱۸۹۴ء کو قائم کی گئی تھی ۱۸۹۶ء کی رپورٹ سے کہ جو اس پرسبٹری کی طرف سے جنرل اسمبلی کو بھیجی گئی معلوم ہوا کہ اُس کے متعلق ۷ کلیسیا ہیں۔ ۸۴۰ اشخاص جو عشائے ربانی میں شامل ہوتے ہیں اور ۵۲۷ سنڈے سکول طالب علم ہیں۔

ہندوستان میں مندرجہ ذیل ۱۲ پرسبٹرین مشن کام کر رہے ہیں۔

(۱) ایسٹیبلشٹ چرچ آف سکاٹلنڈ۔

(۲) فری چرچ۔

(۳) یونائیٹڈ پرسبٹرین چرچ

(۴) ایسوشی ایٹ سنڈ آف اورجنیل سسیڈرس

(۵) پرسبٹرین چرچ آف انگلنڈ۔

(۶) کیلونسٹک میتھوڈسٹ آف ویلز۔

(۷) پرسبٹرین چرچ آف آئرلنڈ۔

(۸) پرسبٹرین چرچ اِن کینڈا۔

(۹) پرسبٹرین چرچ آف یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ۔

(۱۰) یونائیٹڈ پرسبٹرین چرچ آف نارتھ امریکہ۔

(۱۱) ریفارمڈ پرسبٹرین چرچ آف امریکہ۔

(۱۲) ریفارمڈ چرچ اِن امریکہ۔ ریفارمڈ (ڈچ) چرچ۔

ڈبلیو ایس گرانٹ صاحب متعلقہ پرسبٹرین بورڈ جو حال میں کوریا سے واپس آئے ہیں کہتے ہیں کہ وہ ملک مشن کے کام کے لئے بہت ہی اچھا ہی کیونکہ ۔

(۱) وہاں کے لوگ اِس قدر شہروں میں نہیں رہتے جس قدر کہ گاؤں میں اِس واسطے اُنکے پاس پہنچنا اور اُن کو انجیل کے اثر میں لانا زیادہ آسان ہی۔

(۲) لوگوں میں خاصہ ہی کہ وہ اپنی مدد آپ کریں۔

(۳) وہ مہربانی سے بہت جلد دوست بنائے جاسکتے ہیں۔ اُس کے ساتھ وہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ اُس ملک میں سیلف سپورٹ کے تذکرے کی ضرورت نہیں ہی کیونکہ دیسی کارندے یا تو بغیر تنخواہ کے کام کرتے یا اُن کے اپنے لوگ اُن کی پرورش کرتے ہیں۔

کوریا کے ایک اخبار کے وسیلے سے ہندوستان کے قحط کے لئے اپیل کی گئی اور وہاں کی ایک کلیسیا نے کہ جس کے ممبر کے قریب اشخاص ایک ہیں اور جہاں کوئی مشنری نہیں رہتا قریباً ۲۴۰ روپیہ جمع کئے۔ اُس اخبار کا ایڈیٹر کہتا ہی کہ بہت سی عورتوں نے روپیہ کے نہ ہونے کے سبب سے اپنی چاندی کے زیور تک دیدئے۔

انگلستان کی ریلوے مشن نے فیصلہ کیا ہی کہ ہندوستان کی ریلوے کے ملازموں میں کام کرنیکے لئے ایک مشنری کو بھیجیں ؛

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لندن مئی ۳۱ - اخبار سٹینڈرڈ کا واشنگٹن کا کارسپانڈنٹ تار کرتا ہے کہ بحری فوج کے سکرٹر مسٹر لانگ نے امیرالبحر شیلی کو بذریعہ تار حکم بھیجا ہے کہ کسی صورت میں بھی امیرالبحر سروِیراس کو سنٹیاگو ڈی کیوبہ سے بھاگ نہ دینا چاہئے بلکہ چاہئے کہ یا تو سپین کی بحری فوج گرفتار کیجائے یا منہدم کی جاوے ؛

اخبار نیویارک ہیرلڈ بیان کرتا ہے کہ ہماری سرکار امید کرتی ہے کہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر امیرالبحر شیلی اور سروِیراس کی فوجوں کے درمیان جنگ ہو جاویگا ؛

لندن مئی ۳۱ - سرکار انگریزی نے وِیہوی کا پٹہ ۱۰ مئی کو لے لیا ہے اور اُس وقت انگریزی جھنڈا وہاں نصب کیا گیا ؛

لندن مئی ۳۱ - کینیڈا اور یونائیٹڈ سٹیٹس کی باہمی گفتگو کا یہہ نتیجہ ہوا ہے کہ ایک کمیشن مقرر کیجائے جو دونوں ملکوں کے جھگڑوں کا فیصلہ کرے اور عہدنامہ مرتب کرے - اغلباً یہہ کمیشن موسم گرما میں کیوبک میں فراہم ہوگی ؛

لندن جون یکم - ایک مراسلہ آمدہ پورٹ آو پرنس واقعہ ہیٹی سے معلوم ہوا ہے کہ اُن چودہ جہازوں کے دستہ نے جو امیرالبحر سیمپسن کے زیرکمان ہیں سنٹیاگو کیوبہ کے بندرگاہ اور قلعوں پر کل تیسرے پہر سے گولہ باری کرنا شروع کر دیا ہے ؛

سپین کے جنگی جہاز موسومہ کولن بندرگاہ کے گندگاہ کی حفاظت میں تھا - اُس نے توپوں سے جواب دیا جس کے باعث امریکہ والے پسپا ہوئے اور اُن کی ایک مددگار کشتی کو سخت نقصان پہنچا - مگر امریکہ والے یہہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک سپین کے قلعہ کو مسمار کر دیا ہے اور بہت سے آدمیوں کو مار ڈالا ہے جو بیڑیوں پر کام کر رہے تھے - لیکن ابھی کوئی سرکاری طور پر خبر نہیں پہنچی

سپین میں روپیہ کی قلت کے باعث سخت تشویش ہو رہی ہے -

لندن جون ۲ - نیویارک کی ایک تار خبر کے مطابق بیان کیا جاتا ہے کہ امریکہ کا جنگی بیڑا حملہ کر کے چلا گیا مگر وہ اب پھر واپس ہوا ہے کہ گولہ باری پھر شروع کرے -

مراسلات آمدہ ہوئینا سے جو نیویارک اور سٹینڈرڈ میں پہنچے ہیں معلوم ہوا ہے کہ منگل کے روز کی گولہ باری میں صرف ایک ہی جنگی جہاز موسومہ سوکن سنٹیاگو میں تھا اور کہ امیرالبحر سروِیراس کے دیگر جہاز اِس حملہ کے وقت وہاں نہ تھے ؛

نیویارک میں بیان کیا جاتا ہے کہ امیرالبحر شیلی کی خاص منشا منگل کے روز سنٹیاگو پر گولہ باری کرنے کی یہہ تھی کہ بندرگاہ کے دہانہ پر قلعہ بندی کی تعمیر کو روکے اور کہ جب تو تعمیر پناہ گاہ مسمار ہوئے تو وہ معہ اپنی دستہ فوج کے نکل گیا - پس پا ہونے کا تو کوئی موقعہ نہ تھا ؛

تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ۳۰۰۰ باغی اندر کی طرف سے سنٹیاگو پر حملہ کر رہے ہیں اور کہ ایک خونریز جنگ جاری ہے ؛

کراچی جون ۲ - ۲۷ واردات اور ۲۰ اموات دوسری تاریخ کو درج رجسٹر ہوئیں ؛

لندن جون ۳ - امیرالبحر شیلی سرکاری طور پر رپورٹ کرتا ہے کہ اس میں شک نہیں ہے کہ امیرالبحر سروِیراس کی بحری فوج سنٹیاگو میں نہ ہو اور کہ منگل کے روز کی گولہ باری کی غرض یہہ تھی کہ سپین کی باتری کی زور آزمائی کی جاوے ؛

رائیٹر کا خاص کارسپانڈنٹ جو امریکہ کے جہازوں کے ساتھ ہے بیان کرتا ہے کہ اِس گولہ باری سے معلوم ہوا ہے کہ سنٹیاگو بڑی بڑی توپوں سے حفاظت میں ہے اِن توپوں میں بغیر دھوئیں والی بارود استعمال کیجاتی ہے ؛

لندن جون ۴ - امریکہ کی بحری فوج نے کل صبح دو گھنٹے تک سنٹیاگو پر گولہ باری کی جہاز موسومہ میریمک سپین والوں نے ڈبا دیا - امریکہ کا بیان ہے کہ جہاز میریمک پر والنٹیر تھے اور یہہ جہاز اِس غرض سے بھیجا گیا تھا کہ راستہ کو روک لیوے پر بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی بھی اہل جہاز نہیں ضائع ہوا ہے ؛

امیرالبحر سیمپسن جو سنٹیاگو میں امریکہ کی فوج کے کمانڈر ہیں اپنے ایک مراسلہ میں تصدیق کرتے ہیں کہ جہاز مریمک نامے بندرگاہ میں بھیجا گیا تھا کہ راستہ میں روک پیدا کرے لیکن امیرالبحر سیمپسن رپورٹ کرتا ہے کہ اس جہاز کو اہل جہاز نے جو شمار میں آٹھ والنٹیر تھے خود ہی ڈبا دیا - اور یہہ شخص اب سپین والوں کے ہاتھوں میں گرفتار ہیں ؛

اِس مراسلہ میں یہہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ امیرالبحر سروِیراس معہ چھ سپین کے جنگی جہازوں کے بندرگاہ کے اندر ہے اور گرفتار ہونے یا تباہ ہونے سے بچ نہیں سکتا ہے ؛

لندن جون ۵ - رپورٹ کی گئی ہے کہ آج سنٹیاگو میں جنگ پھر ہوا ہے - امریکہ والوں نے کنارے پر چند میل کے فاصلے پر ایک مضبوط فوج اُتاری ہے اور باغیوں کی فوج اُن کے ساتھ مل گئی ہے ؛

لندن جون ۶ - نیویارک میں رپوٹ پہنچی ہے جس میں یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ امریکہ کی فوج کے پانچ ہزار سپاہی آج صبح امیرالبحر سیمپسن کے جہازوں پر سے اُتر کر سنٹیاگو کے نزدیک خشکی پر پہنچے ہیں اور اُنکے ساتھ تین ہزار باغی فوج

مضامین مفید المبتدین

ایک کوڑھی والدین کی لڑکی

ناظرین آپ۔ اکثر اخباروں کے قصّے سُنتے ہو۔ میں تمہیں ایک سچا قصہ سُناتا ہوں۔ جو میری آنکھوں کے سامنے واقع ہوا +

تمہیں معلوم ہو کہ کوڑھ ایک ایسی سخت بیماری ہے۔ جس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ دُنیا کے شروع سے اسوقت تک اُس کا کامل نسخہ نہ کسی حکیم نہ ڈاکٹر کو ملا ہے اور نہ عقل انسانی ایسے علاج کو دریافت کر سکتی ہے جس سے کہ یہہ بیماری دفع ہو جاوے۔ کوڑھ خدا کی طرف سے انسان کے واسطے ایک سخت لعنت ہے +

تمہیں معلوم ہے کہ ہمارے ملک پنجاب میں بہت سے کوڑھی ہیں۔ جو دربدر بھیکھ مانگا کرتے ہیں۔ جن لوگوں سے وہ بھیکھ مانگا کرتے ہیں دوکاندار اور دوسرے لوگ اُن کو جلدی سے پیسے دے دیتے ہیں تاکہ وہ اُن کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جاویں +

کوڑھی کی زندگی بڑی نفرتی زندگی ہے خدا کا شکر کرو کہ اُس نے ہم میں سے ہر ایک کو اس آفت سے بچایا ہے۔ سرکار انگریزی نے بڑی مہربانی کی ہے کہ ان مصیبت زدہ کوڑھیوں پر رحم کرکے ان کے واسطے ترن تارن۔ سبا تو چنبہ۔ سری نگر وغیرہ جگہوں میں مکان بنائے ہیں۔ سرکار کی طرف سے اُن کو وظیفہ ملتا ہے دوائی کیجاتی ہے۔ ڈاکٹر موجود ہیں۔ کپڑے دیے جاتے ہیں۔ غرض کہ ہر طرح سے اُن کی مدد ہوتی ہے۔ پر آج تک تم نے کبھی نہ سُنا ہوگا کہ سوائے نعمان سوریانی کے کبھی کوئی کوڑھی (سوائے خداوند مسیح کی مدد کے) اچھا ہوا ہو۔ ان دنوں پنجاب میں مشنری صاحبان نے ان لوگوں پر اور بھی رحم کیا ہے۔ اُن کے بچّوں کو چھوٹی عمر میں ان کے والدین سے لے لیتے۔ اُن کی پرورش کرتے۔ اُن کو تعلیم دیتے۔ چنانچہ ترن تارن سے کئی لڑکیاں لڑکے مشنری صاحبان نے انکے والدین سے لے لئے ہیں۔ اور ان کو والدین سے الگ کرکے انکی تعلیم و پرورش کرتے ہیں +

خیال کرو کہ کس قدر ان بچّوں کی جانوں پر رحم ہے۔ میں خاصکر تمہیں ایک چھوٹی لڑکی کا ذکر سنایا چاہتا ہوں جنڈیالہ ضلع امرتسر میں ایک مہربان مس صاحبہ ہیں۔ وہ ترن تارن سے ایک کوڑھی کی لڑکی کو لے آئی ہوئی ہیں۔ ان کی پرورش کرتی ہیں۔ اس لڑکی کیواسطے اُنہوں نے ایک مسیحی عورت کو نوکر رکھا ہوا ہے۔ اور وہ مس صاحبہ اس لڑکی کو اپنے بچّوں کے موافق رکھتی ہیں۔ اور وہ لڑکی بڑی خوش رہتی ہے +

کیوں مس صاحبہ نے اتنی مہربانی کی ہے؟ کیا اس طرح کرنے سے مس صاحبہ کا کچھ فائدہ ہے؟ نہیں ہرگز کوئی نہیں۔ صرف لڑکی کی جان اور جسم کو بچانے کے واسطے اُنہوں نے یہہ کیا ہے کہ وہ لڑکی بچ جاوے۔

جس طرح اس مس صاحبہ نے مہربانی کی ہے ٹھیک اِس طور پر مشنری صاحبان نے ہم کو آکر بچایا ہے۔ ہم لوگ تو کوڑھیوں سے بھی بدتر تھے۔ شیطان۔ دُنیا اور اپنے نفس کے غلام تھے۔ مشنری صاحبان نے آکر مہربانی کرکے ہمکو خداوند مسیح کی گود میں بٹھلا دیا۔ اور ہمیں اِس کوڑھ کی بیماری سے جو شیطان کے وسیلہ سے ہم پر ہونے والی تھی بچالیا۔ یہہ اُس رحم سے بھی زیادہ ہے جو مس صاحبہ اس کوڑھی کی لڑکی پر کر رہی ہیں۔

یہہ حکایت لکھنے کا میرا منشا صرف یہہ ہے کہ آج کل پنجاب کے مسیحی بڑے زور و شور سے کہا کہواتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مشنری صاحبان ہمارے ملک اور شہروں سے چلے جاویں اور ہم اپنے آپ مالک بن جاویں نہ کوئی ہم پر حاکم ہو۔ نہ کوئی ہمارا ہادی ہو اور ہم سب کچھ خود ہی ہوں +

پیارے بچو یہہ اِس طرح سے ہے جیسا کہ یہہ لڑکی جس کو مس صاحبہ پرورش کر رہی ہے جب وہ جوان ہو۔ تو بجائے اِس کے کہ مس صاحبہ کے شکرگذار ہو مس صاحبہ کو وہ کہے کہ میں یہہ چاہتی ہوں کہ آپ گھر سے نکل جاؤ۔ اور میں سب کچھ ہونگی اور بجائے شکرگذار ہونے کے مس صاحبہ کو گھر سے نکالے۔

کیا ٹھیک یہی حال اُن لوگوں کا نہیں ہے جو چاہتے ہیں کہ مشنری صاحبان ہمارے ملک اور شہروں سے نکل جاویں۔ بھائیو یہہ خیال کرو۔ کہ بہشت میں آپ کس طرح مشنری صاحبان کے ساتھ رہ سکیں گے جبکہ آپ کو اس قدر رشک اور بے صبری ہے۔ خداوند آپ کی عقلوں پر حکومت کرے +

لطیفہ

نقل ہے کہ ایک شخص نابینا اندھیری رات میں چراغ ہاتھ میں لئے ہوئے سر بازار چلا جاتا تھا۔ لوگ یہہ ماجرا دیکھکر کہنے لگے کہ اے نابینا تو اپنے تئیں دیدہ و دانستہ احمق بناتا ہے۔ بہ انہ مان۔ بھلا تو چراغ کی روشنی میں کیا دیکھتا ہے خدا نے تجھ کو آنکھ نہیں دی تو کیا عقل بھی عطا نہیں فرمائی۔ نابینا نے جواب دیا کہ خدا اٹرا دانا بینا ہے اُس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں۔ میں یہہ چراغ اپنے لئے نہیں بلکہ تمہارے واسطے لئے جاتا ہوں تاکہ تم اس اندھیری رات میں اندھے بنکر مجھ کو ٹھوکر نہ دو۔ لوگ یہہ لطیفہ سُنکر نادم ہوئے +

کرسچن میرج فنڈ

آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ چند روز ہوئے کہ میں نے نیوتے کی رسم کی بابت لکھا تھا کہ عیسائیوں میں بھی یہہ رسم رواج پائے۔ لیکن چونکہ اس میں بھی کئی مشکلات درپیش تھیں جن سے آپ لوگ بخوبی واقف ہونگے۔ لہذا ایک میرج فنڈ قایم کیا جاتا ہی جس سے شادی کرنے میں بہت کچھ مدد ملیگی +

اس فنڈ کے سکرٹری مسٹر عتیق اللہ ہیڈ ماسٹر صدر بازار اسکول دہلی مقرر ہوئے +

مینیجنگ کمیٹی

(۱) مسٹر ڈیوڈ جاناتھن گورنمنٹ ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ دہلی +

(۲) مسٹر ولیم جان انسپکٹر آو مشن سکولز دہلی +

(۳) مسٹر فلوڈلیس گڈین گورنمنٹ ٹیلیگراف اوفس دہلی +

(۴) مسٹر ایبٹ محی الدین سدرن پنجاب ریلوے دہلی

قوانین

۱۔ جو شخص میرج فنڈ کا ممبر ہونا چاہے چاہیئے کہ ایک روپیہ داخلہ فیس روانہ کرے +

۲۔ جو ممبر شادی کرنا چاہے اُسکی شادی پر ایک ایک روپیہ ہر ایک ممبر سے طلب کیا جایا کریگا۔ اور وہ سب روپیہ اُسکو دیا جایا کریگا +

نوٹ یہہ روپیہ ممبران کے ساتھ خط و کتابت کرنے۔ سالانہ رپورٹ وغیرہ چھپوانے اور فنڈ کے دیگر اخراجات کیلئے صرف کیا جایگا جو زاید روپیہ اس میں سے بچ رہیگا وہ ممبروں میں تقسیم کیا جایگا۔ جبکہ شادی کے وقت دیا جایگا

۳۔ جو ممبر روپئے کے لئے درخواست کرے چاہئے کہ وہ کم سے کم دو معتبر* اشخاص کی تصدیق پیش کرے۔ کہ اُس کی شادی کا پکا انتظام ہوگیا ہی +

۴۔ کسی ممبر کا نام جبکہ اُس نے فنڈ کے روپیہ سے شادی کر لی ہو کسی حالت میں خارج نہیں ہو سکتا +

۵۔ منی آرڈر کمیشن ہر حالت میں ممبر کے ذمہ ہوگی +

سکرٹری کو صرف داخلے کے روپیہ کے سود سے (جو کسی بنک میں جمع رہینگے +) تنخواہ ملا کریگی۔ فی الحال جب تک کم سے کم پچاس ممبر نہ ہو جائیں آنریری طور پر کام کرینگے +

جو کچھ زیادہ اس فنڈ کی نسبت دریافت کرنا چاہیں چاہئے کہ سکرٹری سے بذریعہ جوابی پوسٹ کارڈ معلوم کریں +

تمام خط و کتابت بنام سکرٹری آنی چاہئیں +

الرقم
عتیق اللہ۔ ایس۔ پی۔ جی مشن دہلی سکرٹری
کرسچن میرج فنڈ دہلی

نوٹ ۱* معتبر اشخاص میں سے ایک تصدیق ضرور اُس پادری صاحب کی ہونی چاہئے جو کہ شادی کی رسم عمل میں لائینگے +

نوٹ ۲۔ روپیہ نیادہ سے زیادہ شادی کی تاریخ سے ایک ہفتہ پہلے مل سکتا ہی۔ درخواست کم سے کم ایک مہینے پیشتر آنی چاہئے +

اطلاع

ایک شخص مسمی بھولا۔ اوسط قد۔ گندمی رنگ۔ چیچک کے داغ اُس کے چہرہ پر ہیں۔ ایک چھوٹا لڑکا اُس کا مس ڈاکٹر کارلٹن کے پاس ہی اور لڑکی امرتسر کے اسکول میں ہی۔ اپنے کو کبھی عیسائی اور کبھی متلاشی ظاہر کرتا ہی۔ لیکن اس وقت محمدی ہوگیا ہی۔ لہذا۔ امرتسر۔ انبالہ۔ کرنال۔ میرٹھ وغیرہ کی کلیسیائیں اُس شخص سے ہوشیار رہیں کہ جس وقت وہ کسی جگہہ آوے تو اُس سے دہوکھا نہ کھاویں +

الراقم پورن لال قیمیس سپاٹو

ضرورت

مشن ہائی سکول گجرات کے مڈل ڈیپارٹمنٹ کے لیے ایک عیسائی ماسٹر کی ضرورت ہی۔ تنخواہ چالیس روپیہ ماہوار ملیگی۔ درخواستیں معہ نقول اسناد پادری آر۔ میکچین پیٹرسن۔ ایم۔ اے۔ بی۔ ڈی۔ مینیجر مشن ہائی سکول گجرات کی خدمت میں آنی چاہئیں +

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کے لئے پرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ آر ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو +

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ...... ۱ روپیہ ۸ آنہ
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ...... ۲ روپیہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ...... ۲ روپیہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ...... ۲ روپیہ ۸ آنہ
قیمت دو کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام ہر فی کاپی معہ ضمیمہ ...... ۲ روپیہ
بغیر ضمیمہ ...... ۱ روپیہ ۸ آنہ

لودیانہ تعداد پیدایش مسلمان ۱۰ + ہندو ۴ کل ۱۴
تعداد اموات مسلمان ۱۲۔ ہندو ۵ کل ۱۷

مادر۔ ای۔ ایچ۔ نیوٹنگ صاحب اڈیٹر و منیجر نور افشاں کے واسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ الکز وائم کے اہتمام سے چھپا